دولے شاہ کے چوہے: جسمانی خول سے ذہنی غلامی تک

DOI 10.5281/zenodo.19038553

محمد کاشف ارشاد

Correspondence: dev@irshados.com – Lahore, Pakistan

Preprint | 2026-03-15

IrshadOS

irshados.com

Note on Translations: A meaningful translation of this paper is available in English at: https://irshados.com/ebooks/

Cite as: ارشاد، محمد کاشف. "دولے شاہ کے چوہے: جسمانی خول سے ذہنی غلامی تک" ***IrshadOS*** 2026, irshados.com/ebooks/.

Contents

1. (Abstract) خلاصہ 3
2. تعارف 3
3. (Methodology) طریقہ کار 4
4. (Literature Review) ادبی جائزہ 5
4.1. تاریخی پس منظر: بزرگ اور درگاہ 5
4.2. عاصمہ شیرازی: سماجی تنقید اور "بے زبان معاشرہ" 6
4.3. ساری: انسانی جوہر کا غزالیاتی نقشہ 6
4.4. گیانوٹی: روح کے اسرار اور باطنی اخروی علوم 7
5. تجزیہ: تاریخی "لوہے کا ٹوپ" بمقابلہ جدید "ذہنی خول" 7
5.1. کان ٹوپ (لوہے کے ٹوپ) کا طریقہ کار 7
5.2. ذہنی خول: عصرِ حاضر کی غلامی 8
6. کیس اسٹڈی: "تعلیم یافتہ چوہے" اور فکری مفلوجیت 8
7. غزالیاتی علاج: خول توڑنا 9
8. نتیجہ 9
8.1. تقابلی ڈھانچے کا خلاصہ 10
9. (Disclaimer) اعلانِ دستبرداری 10
10. (Bibliography) کتابیات 10

1. خلاصہ (Abstract)

یہ تحقیقی مقالہ دولے شاہ کے "چوہوں" کے المناک تاریخی اور سماجی مظہر کا از سرِ نو جائزہ لیتا ہے—یعنی وہ افراد جو 'صغرِ راس ' (microcephaly)کا شکار ہیں اور روایتی طور پر گجرات، پاکستان میں حضرت شاہ دولہ کے مزار سے وابستہ ہیں۔ عاصمہ شیرازی کی تحقیقاتی رپورٹنگ اور امام غزالی کے فلسفیانہ فریم ورک (جیسا کہ جی زرینہ ساری اور ٹوتھی جے گیانوٹی نے تجزیہ کیا ہے) کو یکجا کرتے ہوئے، یہ مطالعہ جسمانی کھوپڑی کے بگاڑ اور جدید معاشرے میں رائج استعاراتی "ذہنی غلامی" کے درمیان ایک تشویشناک مماثلت کی نشاندہی کرتا ہے۔ وہ لوہے کے ٹوپ (کان ٹوپ) جن کے بارے میں تاریخی طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ شیر خوار بچوں کے دماغ کی نشوونما روک دیتے تھے، اجتماعی فرقہ واریت، تقلید جامد اور عصبیت جیسے غیر مرئی بوجھ کے لیے ایک تمثیل کا کام کرتے ہیں جو آج فکری اور روحانی ترقی کو محدود کر رہے ہیں۔ امام غزالی کی قلب، روح اور نفس کی دوہری تعریفوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، یہ تجزیہ دلیل دیتا ہے کہ حقیقی انسانی قدر بیرونی شکل کے بجائے "لطیفہ ربانیہ" (روحانی باریکی) میں پنہاں ہے۔ مقالہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ جسمانی اور ذہنی خولوں سے نجات کے لیے معاشرے کو تزکیہ نفس اور اندھی تقلید پر عقلی تحقیق کی ترجیح کی ضرورت ہے۔

کلیدی الفاظ: دولے شاہ کے چوہے؛ الغزالی؛ ذہنی غلامی؛ قلب؛ روح؛ صغرِ راس(Microcephaly) عاصمہ شیرازی؛ اسلامی نفسیات؛ تقلید۔

2. تعارف

دولے شاہ کے چوہوں کی داستان خطہ پنجاب کی ثقافتی تاریخ کے سب سے زیادہ پریشان کن اور پائیدار افسانوں میں سے ایک ہے۔ روایتی طور پر، اس سے مراد وہ بچے ہیں جو چھوٹے سروں اور ذہنی معذوری کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور جنہیں ان کے والدین گجرات میں 17ویں صدی کے صوفی بزرگ شاہ دولہ کے مزار پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جہاں طبی سائنس اس حالت کو 'مائیکرو سیفلی' قرار دیتی ہے، وہیں لوک داستانیں ایک زیادہ ہولناک اصل کی تجویز دیتی ہیں: یعنی شیر خوار بچوں کے سروں پر لوہے کے ٹوپ یا مٹی کے برتنوں کا استعمال تاکہ ان کی کھوپڑیوں کو دبا کر انہیں "چوہے" بنا دیا جائے اور مزار کے بھکاری نیٹ ورک کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ یہ افراد اپنی مخصوص جسمانی ساخت کی وجہ سے تاریخی طور پر ہمدردی، مذہبی خوف اور سماجی بدنامی کے ملے جلے جذبات کے ساتھ دیکھے جاتے رہے ہیں۔

موجودہ دور میں، صحافی عاصمہ شیرازی نے گجرات کے مزار کے جسمانی متاثرین اور جدید معاشرے کے "ذہنی طور پر پست" ارکان کے درمیان ایک گہری استعاراتی مماثلت پیدا کر کے اس بیانیے کو ایک نئی جہت دی ہے۔ شیرازی کا استدلال ہے کہ اگرچہ حکومت نے جسمانی لوہے کے ٹوپوں پر پابندی لگا

دی ہو، لیکن معاشرے نے "تعلیم یافتہ چوہے" پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے—وہ افراد جو اعلیٰ ڈگریاں تو رکھتے ہیں لیکن حقیقی علم اور حکمت سے محروم ہیں، جن کے دل اور دماغ انتہا پسندی اور مفاد پرستی کے ٹوپوں نے چھوٹے کر دیے ہیں۔ یہ تحقیقی مقالہ اسی استعاراتی فریم ورک کو اپناتے ہوئے کلاسیکی اسلامی فکری روایت کے ذریعے اس جدید غلامی کے میکانزم کا تجزیہ کرتا ہے۔

اس فکری اور روحانی قید کی گہرائی کو سمجھنے کے لیے ہم امام غزالی کے کام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ خاص طور پر، ہم جی زرینہ ساری کے تقابلی تجزیے اور ٹموتھی جے گیانوٹی کی روح اور آخرت کے بارے میں غزالیاتی نظریات کی تحقیق کا سہارا لیتے ہیں۔ امام غزالی کی جسمانی دل (گوشت کا لوتھڑا) اور روحانی قلب (لطیفہ ربانیہ) کے درمیان تمیز یہ سمجھنے کے لیے ضروری لغت فراہم کرتی ہے کہ ایک انسان جسمانی طور پر صحت مند ہوتے ہوئے بھی کس طرح روحانی اور فکری طور پر "معذور" ہو سکتا ہے۔ اس مقالے کا بنیادی استدلال یہ ہے کہ جس طرح جسمانی لوہے کے ٹوپ دماغ تک آکسیجن کی رسائی روکتے تھے، اسی طرح عصبیت اور اندھی تقلید کے "ذہنی خول" روح تک "ہدایت کے نور" کو روکتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ فکری مفلوجیت پیدا ہوتی ہے جو انسانی وقار کے لیے خطرہ ہے۔

تجزیاتی جہت	'جسمانی 'چوہے	'استعاراتی 'چوہے
مکینکی آلہ	حقیقی لوہے کے ٹوپ)کان ٹوپ(	فرقہ واریت، انتہا پسندی، منافقت
نشوونما پر اثر	دماغی صلاحیت کی جسمانی پابندی	سکڑا ہوا فہم اور روحانی ادراک
سماجی کام	بھیک مانگنے کے ریکیٹ کے متاثرین	'مفادات کے بے زبان 'چوہے
اسلامی علاج	زیادتی کا خاتمہ اور تحفظ	تزکیہ نفس اور عقل کا استعمال

3. (Methodology) طریقہ کار

یہ تحقیق ایک معیاری (Qualitative) اور ترکیبی طریقہ کار کا استعمال کرتی ہے، جس میں تاریخی دستاویزات، صحافتی تحقیقات اور کلاسیکی فلسفیانہ تشریح کو یکجا کیا گیا ہے۔ بنیادی حقائق عاصمہ شیرازی کی بی بی سی اردو رپورٹ اور گجرات کے مزار کی 170 سالہ تاریخ سے لیے گئے ہیں۔ روحانی اور نفسیاتی تجزیہ امام غزالی کے اصل متون پر مبنی ہے جن کی تشریح ساری (1998) اور گیانوٹی (1998) کے علمی مقالات کے ذریعے کی گئی ہے۔

4. ادبی جائزہ (Literature Review)

دلے شاہ کے چوہوں کی تحقیقات کے لیے ایک کثیر الجہتی علمی جائزے کی ضرورت ہے جو عہدِ مغلیہ کے ابتدائی تذکرہ نگاری، انیسویں صدی کے طبی جرائد، عصرِ حاضر کی پاکستانی صحافت اور کلاسیکی اسلامی نظریہ علم پر محیط ہو۔

4.1. تاریخی پس منظر: بزرگ اور درگاہ

حضرت کبیر الدین شاہ دولہ، جو شاہ دولہ دریائی گنج بخش کے نام سے مشہور ہیں، مغل دور (اکبر سے اورنگزیب تک) کے ایک صوفی بزرگ تھے جن کا انتقال 1676 میں ہوا۔ تاریخی طور پر وہ ایک انسان دوست شخصیت تھے جنھوں نے سیلاب سے بچاؤ کے لیے پل اور عمارتیں تعمیر کیں۔ ان کی وفات کے بعد صدیوں میں پہلی اولاد مزار پر چڑھانے کی روایت ادارہ جاتی شکل اختیار کر گئی۔ 19ویں صدی کے وسط تک، یورپی ڈاکٹروں اور ماہرینِ بشریات جیسے جانسٹن (1866) اور الیگزینڈر کننگھم (1879) نے مزار پر ان "چوہوں" کا باقاعدہ مشاہدہ شروع کیا۔

تاریخی نشان	تاریخ	بیانیے پر اثر
شاہ دولہ کی وفات	1676	لیجنڈ انسان دوست سے کرشماتی بزرگ میں بدل گیا۔
شہامت علی کی رپورٹ	1839	منتی بچوں کا پہلی بار رسمی اندراج۔
جانسٹن کا مطالعہ	1866	طبی اصطلاحات کا تعارف۔

تاریخی نشان	تاریخ	بیانیے پر اثر
اوقاف کا کنٹرول	1969	مصنوعی بگاڑ اور بچوں کو چھوڑنے پر پابندی کی کوشش۔
بی بی سی اردو کالم	2018	عاصمہ شیرازی کا سماجی استعارہ کے طور پر ری فریم۔

4.2. عاصمہ شیرازی: سماجی تنقید اور "بے زبان معاشرہ"

اپنے مضمون "دولے شاہ کے چوہے" میں عاصمہ شیرازی جدید پاکستانی معاشرے پر ایک گہری تنقید کرتی ہیں۔ وہ مزار کے چوہوں کی مخصوص علامات (سبز لباس، پتھر کے ہار اور چھوٹے سر) کو استعمال کرتے ہوئے "تعلیم یافتہ چوہوں" کا طبقہ بیان کرتی ہیں۔ وہ لکھتی ہیں: "آج مجھے ہر طرف دولے شاہ کے چوہے نظر آتے ہیں، لیکن وہ جن کے دماغوں کے ساتھ ساتھ دل بھی چھوٹے کر دیے گئے ہیں۔" یہ سکڑاؤ فرقہ واریت، انتہا پسندی اور سیاسی جوڑ توڑ کے ذریعے پیدا کیا گیا ہے، جہاں لوگ آزاد سوچ کی صلاحیت رکھنے کے باوجود خاموشی اور بے معنی آوازوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

4.3. ساری: انسانی جوہر کا غزالیاتی نقشہ

چی زرینہ ساری کا علمی کام "ذہنی خول" کے تصور کو سمجھنے کے لیے مذہبی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ امام غزالی 'احیاء علوم الدین' میں انسانیت کے حیوانی اور خدائی پہلوؤں میں تمیز کرنے کے لیے بنیادی اصطلاحات کے دوہرے معنی بیان کرتے ہیں:

- **القلب (دل)**: جسمانی طور پر یہ مخروطی گوشت ہے، لیکن لطیف معنوں میں یہ ایک "ربانی اور روحانی" ہستی ہے جو ادراک رکھتی ہے اور جوابدہ ہے۔
- **الروح (روح)**: یہ علمِ الٰہی کا چراغ ہے، جو جسم کی مادی حدود سے بالاتر ہے۔

- **النفس (نفس)**: جہاں اسے شہوات کا مرکز سمجھا جاتا ہے، وہیں غزالی "نفسِ ناطقہ" (عقلی روح) کو ایک جوہری مادہ قرار دیتے ہیں جو موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

ساری کا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ مزار کے چوہے، اپنے جسمانی "لوہے کے ٹوپ" کے باوجود، ایک مکمل اور ممکنہ طور پر روشن خیال نفسِ ناطقہ کے مالک ہوتے ہیں۔

4.4. گیانوٹی: روح کے اسرار اور باطنی اخروی علوم

ٹموتھی جے گیانوٹی کا استدلال ہے کہ امام غزالی کے نزدیک روح کا سفر دنیاوی بگاڑ یا جسمانی خول سے مکمل طور پر آزاد ہے۔ گیانوٹی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ "دل بادشاہ کی طرح ہے اور سپاہی خادموں کی طرح"، جس کا مطلب ہے کہ فکری یا روحانی پستی دل کی سمت (Orientation) کی بیماری ہے، نہ کہ اس کے حیاتیاتی برتن کی۔

5. تجزیہ: تاریخی "لوہے کا ٹوپ" بمقابلہ جدید "ذہنی خول"

جسمانی تشدد سے ذہنی غلامی تک کا سفر لوہے کے ٹوپ کے حیاتیاتی اثرات اور عصرِ حاضر کے ذہنوں کو محدود کرنے والے غیر مرئی بوجھ کے تقابل سے واضح ہوتا ہے۔

5.1. کان ٹوپ (لوہے کے ٹوپ) کا طریقہ کار

تاریخی بیانیہ شیر خوار بچوں کی "مکینیکی پستی" کو اجاگر کرتا ہے، جہاں لوہے کے ٹوپ کھوپڑی کے قدرتی پھیلاؤ کو روکتے تھے۔

جسمانی خول کا طریقہ کار	مشاہدہ شدہ اثر	نفسیاتی نتیجہ
جسمانی دباؤ	دماغ تک آکسیجن کی کمی	دماغ کا چھوٹا سائز (Microcephaly)

جسمانی خول کا طریقہ کار	مشاہدہ شدہ اثر	نفسیاتی نتیجہ
نشوونما میں رکاوٹ	ڈھلکی ہوئی پیشانی	مستقل علمی معذوری
سماجی استحصال	زبردستی بھیک منگوانا	آزاد سوچ اور خود مختاری سے محرومی

یہ نظام انسانی ذہن کی ترقی پر طاقتور طبقے کے مفادات کو ترجیح دیتا تھا۔

5.2. ذہنی خول: عصرِ حاضر کی غلامی

عاصمہ شیرازی کے بیان کردہ استعاراتی "ٹوپ" لوہے کے بغیر وہی سکڑا ہوا دل و دماغ پیدا کرتے ہیں :

- **تعصب اور گروہی عصبیت** :دوسروں کو کردار کے بجائے مسلک یا نسل سے پرکھنا ایک لوہے کے ہیلمٹ کی طرح ہے جو ہمدردی کو روکتا ہے۔
- **تقلید جامد** :(Blind Imitation) بغیر تحقیق کے کسی کی پیروی کرنا فکری جمود کا باعث بنتا ہے۔
- **غلط معلومات اور پراپیگنڈا** : شور و غل کا ماحول غور و فکر کی "آکسیجن" کو روک دیتا ہے۔
- **سیاسی قبیلہ داری** :شناخت کی سیاست انصاف پر غالب آ کر فرد کو نظریاتی قید میں ڈال دیتی ہے۔

6. کیس اسٹڈی: "تعلیم یافتہ چوہے" اور فکری مفلوجیت

عاصمہ شیرازی کی تنقید ان تعلیم یافتہ لوگوں پر ہے جو معلومات تک رسائی کے باوجود شعور سے محروم ہیں۔ یہ "تعلیم یافتہ چوہے" بہترین اداروں سے فارغ التحصیل ہونے کے باوجود ایک مخصوص ذہنیت کے اسیر ہیں جو انہیں اپنی صلاحیتوں کے ادراک سے روکتی ہے۔ وہ "صحت مند مگر معذور" ہیں، بالکل مزار

کے ان چوہوں کی طرح جو بے گناہ تو تھے مگر علمی طور پر پست کر دیے گئے تھے۔ جس طرح مزار کے متولی ان چوہوں کا استحصال کرتے تھے، اسی طرح جدید نظام اقتدار کی بقا کے لیے ان "ذہنی چوہوں" کا استعمال کرتا ہے۔

7. غزالیاتی علاج: خول توڑنا

ان خولوں سے نجات کے لیے امام غزالی باطنی روحانی قوت کی پاکیزگی اور گہرے غور و فکر کے ذریعے سچائی کی تلاش کی تجویز دیتے ہیں۔

7.1. **قلب کا صیقل شدہ آئینہ**: امام غزالی فرماتے ہیں کہ دل ایک آئینہ ہے جس پر تعصب، شہوت اور اندھی تقلید کی "دھول" جم جاتی ہے۔ اس ذہنی ٹوپ کو توڑنے کے لیے فرد کو ذکر، استغفار اور گناہوں سے بچ کر روزانہ کی بنیاد پر اس آئینے کی صفائی کرنی چاہیے۔

7.2. **منصب پر حق کی ترجیح**" : حق کو لوگوں سے نہ پہچانو، بلکہ پہلے حق کو جانو تو اس کے ماننے والوں کو خود پہچان لو گے۔ "یہ اصول اندھی تقلید کے ذہنی ٹوپ کا تریاق ہے۔

7.3. **غیر مرئی دشمنوں کے خلاف جہاد**: امام غزالی ان تیرہ دشمنوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنہیں آپ دیکھ نہیں سکتے، جیسے تکبر، حرص اور عدم برداشت۔ ان صفات پر قابو پانا فکری اور روحانی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔

8. نتیجہ

دولے شاہ کے چوہوں کا المیہ صرف لوک داستان نہیں بلکہ جدید شعور کی حالت کے لیے ایک طاقتور زندہ استعارہ ہے۔ ماضی کے "لوہے کے ٹوپ" جسمانی صلاحیت سلب کرتے تھے، جبکہ آج کے "ذہنی ٹوپ" انسانی دل اور روح کو پست کر رہے ہیں۔ امام غزالی کی میراث ہمیں سکھاتی ہے کہ حقیقی انسانی جوہر "نفسِ ناطقہ" ہمیشہ پاک رہتا ہے، ضرورت صرف اس غیر مرئی قید کو توڑنے کی ہے جو اسے اپنے خالق کو پہچاننے سے روکتی ہے۔ عاصمہ شیرازی کی تنقید ایک حتمی وارننگ ہے: وہ معاشرہ جو حکمت پر ڈگری اور انصاف پر خاموشی کو ترجیح دے، وہ دراصل اپنے لوگوں کے دلوں پر خود لوہے کے ٹوپ چڑھا چکا ہے۔

8.1. تقابلی ڈھانچے کا خلاصہ

تصور	امام غزالی کا فریم ورک	عاصمہ شیرازی کا استعارہ
غلامی کا ذریعہ	تقلید اور عصبیت	فرقہ واریت اور منافقت
قدر کی جگہ	باطنی قلب (دل)	سکڑا ہوا ذہن/دل
مکینزم	آئینے پر زنگ/دھول	آکسیجن روکنے والا لوہے کا ٹوپ
مثالی حالت	نفسِ مطمئنہ	بیدار اور باخبر شعور

9. (Disclaimer) اعلانِ دستبرداری

یہ تحقیقی رپورٹ ایک سماجی اور فلسفیانہ تجزیہ ہے جو علمی پری پرنٹ مقاصد کے لیے تیار کی گئی ہے۔ گجرات کے مزار کے تاریخی طریقوں کے بارے میں نتائج دستاویزی طبی مطالعہ جات اور صحافتی رپورٹنگ پر مبنی ہیں۔ مذہبی تشریحات امام غزالی کے کام کے ثانوی علمی تجزیے پر مبنی ہیں اور یہ کوئی اصل مذہبی فتویٰ نہیں ہیں۔

10. (Bibliography) کتابیات

1. Saari, Che Zarrina. "Al-Ghazalis Views on the Heart, the Spirit and the Soul: A

Comparison Between Ihya''Ulum Al-Din and Al-Risalah Al-Laduniyyah." Jurnal Usuluddin 7 (1998): 193-208. https://jml.um.edu.my/index.php/JUD/article/download/3301/1361

2. SHAH DAULAH'S MICE - Microcephaly - Semantic Scholar, accessed March 12, 2026, https://pdfs.semanticscholar.org/0353/3e4c51e56b74f0f3db6a7da8d43571def71a.pdf

3. Artistic portrayal of the rats of Shah-Daula in Pakistan: a visual analysis through portrait painting - IDEA Publishers, accessed March 12, 2026, https://ideapublishers.org/index.php/jhsms/article/download/908/345/5995

4. THE CHUAS OF SHAH DAULAH AT GUJRAT, PAKISTAN: Evidence, Historical Background and Development, with Bibliography 1839-2009, accessed March 12, 2026, https://www.independentliving.org/miles201005.html

5. A Qualitative Analysis of Health among Microcephalies (Shah Daula Community): Narratives from Gujrat, Punjab Pakistan - MUL, accessed March 12, 2026, https://ojs.mul.edu.pk/index.php/JPRSS/article/download/462/319

6. Rats of Shah Dola - Wikipedia, accessed March 12, 2026, https://en.wikipedia.org/wiki/Rats_of_Shah_Dola

7. Islamic Thought: Taqlīd Vs Creativity - مركز خُطوة للتوثيق والدراسات, accessed March 12, 2026, https://www.khotwacenter.com/islamic-thought-taqlid-vs-

creativity/

8. On taqlid, or blind emulation. An Islamic response to Greek philosophy - Farid Alsabeh, accessed March 12, 2026, https://falsabeh.medium.com/on-taqlid-or-blind-emulation-8b01e06fbb15

9. Al-Ghazali Quotes : r/islam - Reddit, accessed March 12, 2026, https://www.reddit.com/r/islam/comments/gji5e9/alghazali_quotes/

10. The Disease and the Cure #36 There are Four Types of Hearts — Ali Albarghouthi, accessed March 12, 2026, https://muslimcentral.com/ali-albarghouthi-the-disease-and-the-cure-36-there-are-four-types-of-hearts

11. 10+ Quotes by Imam Ghazali - Islam Practice - WordPress.com, accessed March 12, 2026, https://islampractice.wordpress.com/2017/10/09/10-quotes-by-imam-ghazali/

12. Taqlid - Wikipedia, accessed March 12, 2026, https://en.wikipedia.org/wiki/Taqlid

13. Diseases of the Soul: Prejudice (asabiyyah) - Al-Islam.org, accessed March 12, 2026, https://al-islam.org/articles/diseases-soul-prejudice-asabiyyah

14. Gianotti, Timothy J. The secrets of the soul, death and the afterlife in al-Ghazali's Ihya''ulum al-Din. Diss. 1998. https://utoronto.scholaris.ca/items/2d8ea7d5-c33f-4842-b239-54f53379bf49

15. Sherazi, Asma. "دولے شاہ کے چوہے". BBC News Urdu, 28 Aug. 2018, https://www.bbc.com/urdu/pakistan-45294041